سوال

(168)عذابِ قبر کی حقیقت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ عذاب قبر کی کوئی حقیقت نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حساب وکتاب کے لئے قیامت کا دن رکھا ہے، اس دن میں لوگوں کا حساب ہوجائے گا تو پھر جزا وسزا کا معاملہ شروع ہوگا جب تک حساب وکتاب نہیں ہوجاتا اس وقت تک نہ کوئی سزا ہے نہ جزا قبر صرف مردوں کو دفن کرنے کے لئے ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ عذاب قبر کے متعلق قرآن وحدیث کے مطابق ہماری راہنمائی فرمائیں، واضح رہے کہ جن لوگوں کا موقف بیان ہوا ہے ان کا کہنا ہے کہ عذاب قبر سے متعلق احادیث صحیح نہیں ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں عذاب قبر کے متعلق ایک عنوان قائم کیا ہے، اس کے تحت ایک حدیث لاتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک یہودی عورت آئی اورعذاب قبر کا تذکرہ کرتے ہوئے ذکر کیا کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ’’عذاب قبر برحق ہے‘‘۔ [صحیح بخاری، الجنائز: ۱۳۷۲]

اس کے علاوہ امام بخاری رحمہ اللہ نے متعدد احادیث کا حوالہ دیا ہے جن میں عذاب قبر کی صراحت ہے لیکن سوال میں جن لوگوں کا حوالہ دیا گیا ہے وہ احادیث کے منکر ہیں کیونکہ یہ ان کے موقف کے خلاف ہیں اس لیے ایسے لوگوں کیساتھ جزوی مسائل میں الجھنے کی بجائے بنیادی مسئلہ پربات کرنی چاہیے کہ حدیث کی کیا حیثیت ہے؟ کیا اس کی بنیاد وحی پر مبنی ہے؟ کیا ان کے بغیر تمام شریعت کو صرف قرآن پاک سے ثابت کیا جاسکتا ہے چونکہ سوال عذاب قبر کے متعلق ہے، وہ بھی ان لوگوں کے حوالہ سے جو صحیح احادیث کو نہیں مانتے، اس لئے ہم اسے قرآن سے ثابت کرتے ہیں، اختصار کے پیش نظر صرف ایک آیت پیش خدمت ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے تو اس سلسلہ میں متعدد آیات کا حوالہ دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’اور آل فرعون خود ہی برے عذاب میں گھر گئے وہ صبح وشام آگ پر پیش کیے جاتے ہیں۔

اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو (حکم) ہوگا کہ آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کردو۔‘‘ [۴۰/المومن: ۴۶]

اس آیت میں صراحت ہے کہ آل فرعون کے غرق ہونے کے دن سے لے کر قیامت تک ان کی ارواح کو ہر روز صبح وشام اس دوزخ پر لا کھڑا کیا جاتا ہے، جس میں وہ قیامت کے دن اپنے جسموں سمیت داخل ہونے والے ہیں۔ موت سے قیامت تک کا عرصہ ’’برزخ‘‘ کہلاتا ہے اور یہ قبر کے جملہ مراحل ہیں۔ اس آیت کریمہ میں عذاب برزخ، دوسرے الفاظ

میں ''عذاب قبر'' کی صراحت ہے۔ جس سے منکر حدیث کو بھی انکار نہیں، عذاب قبر عقلی لحاظ سے بھی غیر ممکن نہیں، ہمارے ہاں ملزم کو پکڑکر حوالات میں رکھا جاتا ہے وہاں وہ مصائب وآلام سے دوچار ہوتا ہے، اس پر مقدمہ چلایا جاتا ہے۔ فیصلے کے دن کے بعد اسے حوالات سے نکال کر جیل کی کوٹھری میں بند کر دیا جاتا ہے، جرم ثابت ہونے سے پہلے اسے جس قیدو بند میں رکھا جاتا ہے اوروہاں اسے تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اسے کس کھاتہ میں ڈالا جائے گا؟ عذاب قبر کا بھی یہی معاملہ ہے کہ اسے ایک ملزم کی حیثیت سے قبر میں رکھا جاتا ہے اوراسے تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، پھر قیامت کے دن اس پر فرد جرم عائد کی جائے گی اور متعدد شہادتوں سے اس کے جرم کو ثابت کر کے، پھر مجرم کی حیثیت سے دوزخ کے حوالے کیا جائے گا مذکورہ آیت کریمہ میں تمام مراحل کو آسانی سے دیکھا جاسکتا ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:205